20-7-2020

Name - Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) RN COLLEGE

HAJIPUR, BRABU, MUZAFFARPUR

موضوع — غالب کی غزل گوئی۔ دیوانِ غالب کے حوالے سے

BA (H) - Part - I

Scanned with CamScanner

غالب کی غزل گوئی - دیوانِ غالب کے حوالے سے

غالب کی غزلوں کے تجزیے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ ان کی شخصیت ایک حساس، دردمند اور فلسفیانہ سوچ و فکر سے لبریز تھی۔ مشاہدے، مسلسل ادب سے واقفیت کے باعث ایک معتبر شخصیت کے مالک تھے۔ غالب ہندوستان کے سماجی و سیاسی انتشار و بدحالی سے متاثر تھے۔

ان کے کلام کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ غالب کی ذہنی نشوونما، فکر کی بلندی اور پیچیدگی اعلیٰ قسم کی تھی۔ منطق و فلسفہ، ہیئت و نجوم، مابعد الطبیعات اور دیگر علوم و فنون میں ان کی دسترس اول اور اعلیٰ درجے کی تھی۔ ان کے کلام کی جامعیت کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ ان کا آرٹ ہی ان کا فلسفہ ہے اور ان کا فن آرٹ اور فلسفے کے جامع ہیں۔

غالب سے قبل اردو غزل فکر و فن کی مختلف گروہوں کے حصے تھی۔ غالب نے اسے ذہن دیا۔ اس کو فکر و فن میں وحدت بخشی۔ ان کی غزلوں کا موضوع بھی جذبۂ محبت ہی ہے لیکن اس سلسلے میں ان کا نقطۂ نظر مثبت و وسیع ہے۔ ان کے یہاں سوزِ محبت بھی ہے اور سازِ الفت بھی۔ اسی سوز و ساز، جذبہ و مستی

Scanned with CamScanner

اور مخصوص رنگ و آہنگ نے غزلوں میں شگفتگی و رعنائی اور لطافت پیدا کر دی ہے۔ غالب کی جدت پسندی، تنوع اور انفرادیت پسندی نے انہیں عظمت اور بلندی عطا کی۔

ان کی غزلوں میں فکر و خیال کی مختلف جہتوں کے ساتھ ان کی پیچیدگی، بندش الفاظ، طرز ادا اور وزن کے مطالعہ کی بھی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ان کی شستہ بیانی اور شگفتگی تو گویا منفرد ہوتا ہے۔

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

جہاں تک بیان و بدیع اور محاسن شعری کے استعمال کی بات ہے وہ محض لفظوں کے ہیر پھیر سے شعر کو پیچیدہ اور الجھا بنا دیتے ہیں مثلاً

لیتا، نہ اگر دل تمہیں دیتا، کوئی دم چین
کرتا جو نہ مرتا، کوئی دن آہ و فغاں اور

اس کے ساتھ ہی دلکش تشبیہات، اچھے استعارات، صنائع و بدائع کی نیرنگیاں اور غزل کی رمزیت اور ایمائیت میں نادرہ کاری کی وہ مثالیں پیش کرتے ہیں جو انہیں کا حصہ ہے۔

طرزِ ادا کے مختلف پہلوؤں کے تحت ان کی غزلوں میں ان چیزوں کی موجودگی ان کے اسلوب کی خوبی کو زیادہ نمایاں کرتا ہے۔

غالب کی شاعرانہ عظمت زمانے کی حدوں کو توڑ کر آگے نکل جاتی ہے۔ وہ شخصی اظہار سے شخصی بیان کے پیکر تراشتے اور اپنے دور کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔

غالب کی غیر معمولی تخیل پروازی اور حسن، فلسفیانہ اندازِ فکر، روایت کا ساتھ اور اس سے بغاوت کا حوصلہ، فکر و اظہار، اور پیشکش میں ندرت، جدت اور انوکھا پن دوسرے تمام گروہ سے بلندی عطا کرتا ہے۔ طرزِ ادا میں تمام شعری محاسن کے ساتھ ساتھ حکیمانہ طرزِ کلام ان کی خصوصیت ہے۔ انہوں نے اپنی جدتِ ادا سے ایسے ایسے نکتے پیدا کئے ہیں جن سے ہر صاحبِ ذوق کا ذہن محظوظ ہوتا ہے۔

غالب کی غزلوں میں لفظوں کا انتخاب اور اس کی اندرونی کیفیت بہت بلندی پر پہنچی ہوئی ہے۔ انہوں نے الفاظ کی بندش، اور تشبیہ و استعارے کے استعمال میں عام روش سے الگ اپنی علیحدہ راہ اختیار کی ہے اور بدرجۂ ضرورت

لفظوں اور معنوں کی صرفات سے ہی کام لیا ہے - فن کی یہ
آمیزش غالب کو اردو غزل کا استاد بناتی ہے -

Scanned with CamScanner